سوال

(582) مسلک وصیت پر تمام ورثاء کا دست بردار ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) اگر میت 1/3 سے زائد مال کی وصیت کر دے تو شرعاً نافذ العمل ہو سکتی ہے اور اس کے ورثا شریعت کی رو سے اسے تبدیل کر سکتے ہیں یا نہیں جبکہ بہت سے ورثا کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اور ضرورت مند ہیں۔

(2) مسلک وصیت پر تمام ورثاءاپنے جائز حصہ سے دست بردار ہوگئے تھے لیکن اب تمام ورثا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وصیت غلط ہے اور میت پر سے بوجھ ختم کرنے کی خاطر تمام لوگ اس وصیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا قرآن وسنت کی روشنی میں اس بارے میں فیصلہ دیں کہ آیا ورثا ایسا کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے وصیت کا مسئلہ دریافت فرمایا۔ تو گزارش ہے کہ صحیحین میں حدیث ہے کہ :

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے پاس مال ہے اور صرف ایک بیٹی میری وارث ہے تو کیا میں اپنے مال سے دو تہائی (2/3) کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا تو پھر ایک تہائی (1/3) کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک تہائی (1/3) کی وصیت کر لو اور ایک تہائی (1/3) زیادہ ہے۔ الحدیث (بخاری شریف-کتاب الفرائض باب میراث البنات)

اس حدیث سے ثابت ہوا مرنے والا اپنے ترکہ میں سے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی (1/3) کی وصیت کر سکتا ہے ایک تہائی (1/3) سے زائد وصیت کرنے کی اجازت نہیں جب اجازت نہیں تو اگر کسی نے کسی وجہ سے ایک تہائی (1/3) سے زائد وصیت کر دی ہو تو اسے ایک تہائی (1/3) کی طرف رد کر کے اصلاح کی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ --بقرة182

''جو کوئی وصیت کنندہ سے کجروی یا گناہ معلوم کر کے اصلاح کر دے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بڑی بخشش والا نہایت مہربان ہے''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب